سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی لونڈی کو قتل کرنے والے اندھے شخص کی حدیث کے متعلق اشکال

جواب

الحمد للہ.

ال میں مقصود قصہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

ھے کی لونڈی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹتا لیکن وہ باز نہ آئی.

یک رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب وشتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی ٹانگوں کے پاس بچہ گر گیا، اور وہاں پر بستر خون سے لت پت ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گ

س شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا :

ول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالک ہوں! وہ آپ پر سب وشتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب وشتم کرنا ش

سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

خبردار گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں "

ر(4361).

ت کا قتل اس لیے نہیں کہ وہ ذمی تھی بلکہ اس لیے قتل کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی اور سب وشتم کرتی تھی، تو اس بنا پر وہ قتل کی مستحق ٹھری، اور اگرچہ وہ مسلمان بھی ہوتی تو اس سب وشتم کی بنا پر کافر ہو کر بھی قتل کی مستحق تھی.

نعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

لریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور سب وشتم کرنے والے کو قتل کرنے کی دلیل اور اس کے خون کی کوئی قدر وقیمت نہیں کی دلیل یہ ہے اگرچہ وہ مسلمان بھی ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنا اور آپ کی توہین کرنا یہ اتداد ہے یعنی اس سے مرتد ہو جاتا ہے اس بنا پر وہ قتل ہو گا، ابن بطال

م(501/3).

ل کتاب کے ساتھ عدل کی بھی دلیل پائی جاتی ہے جو ان کے ساتھ کیا جاتا تھا، اور جسے شریعت جہانوں کے لیے رحمت بنا کر لائی، معاہدہ کرنے والے یہودیوں کے حقوق محفوظ ہیں اور ان کا خیال رکھا جاتا ہے، اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ انہیں تکلیف اور اذیت دیں، اسی لیے جب لوگوں نے یہودی عور

ر مسلمانوں کو اللہ کی قسم دی کہ وہ ایسا عمل کرنے والوں کو سامنے لائیں، تا کہ وہ اس کی سزا دیکھیں، اور اس کے معاملے کا فیصلہ کریں، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور سب وشتم کر کے معاہدہ بار بار توڑا تو وہ سب حقوق سے محروم ہو گئی، اور اس حد قتل کی مستحق ٹھر

توجیہ اور فہم سلیم یہی ہے، نہ کہ وہ جو حقد وبغض سے بھرے ہوئے اور شریعت کے حکم میں طعن وتشنیع کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس طریقہ سے قتل نہیں کیا، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اور نبی

کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور اس میں شدید وعید آئی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

س کسی نے بھی کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے "

ر(3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں " بغیر کسی جرم کے معاہد کو قتل کرنا " کا باب باندھا ہے.

فظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں، لیکن یہ شرعی قواعد اور اصول سے حاصل کردہ ہے، اور ابو معاویہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں " بغیر حق " کے لفظ ذکر ہوئے ہیں، اور نسائی اور ابو داود کی حدیث جو ابو بکرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں :

"جس کسی نے بھی کسی معاہد کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے "اھ

واللہ اعلم.